بسم اللہ الرحمان الرحیم

کلمۃ الحرمین

بیت اللہ اور مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

"وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ!"

ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد، المسجد الحرام ومسجدی ھٰذا والمسجد الأقصی!" (بخاری، مسلم)

"تین مساجد کے علاوہ (کسی مقام کی طرف) شدِّ رحال نہ کیا جائے — مسجدِ حرام، میری یہ مسجد (مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسجدِ اقصیٰ!"

مسجدِ اقصیٰ تو یہودیوں کا قبلہ تھا، جس کی حرمت و تقدس کو اسلام نے بھی نہ صرف برقرار رکھا، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقریباً سترہ ماہ تک اس طرف رخ کر کے نمازیں ادا کرتے رہے —— تاآنکہ تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ —— الآیۃ! (البقرۃ:۱۴۴)

"پس اپنا منہ مسجدِ حرام (یعنی بیت اللہ) کی طرف پھیر لیجئے، اور مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہوا کرو (نماز پڑھتے وقت) اپنا منہ اسی کی طرف پھیر لیا کرو۔"

نیز فرمایا:

"إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ" (آلِ عمران: ۹۶-۹۷)

"پہلا گھر جو لوگوں کے لیے (عبادت کی خاطر) مقرر کیا گیا، وہی ہے جو مکہ میں ہے ——— بابرکت اور جہانوں کے لیے موجبِ ہدایت! ——— اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں (جن میں سے ایک) مقامِ ابراہیم ہے۔ جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا، مامون ہوا۔ اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو کوئی اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے۔ اور جو (اس حکم کی تعمیل سے) انکار کرے گا، تو اللہ رب العزت بھی جہان والوں سے بے نیاز ہیں!

چنانچہ عظمت و شرف کے اعتبار سے یہ مقام دنیا کے دیگر تمام مقامات سے بلند مرتبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو وہ عزت بخشی ہے، جو روئے زمین پر موجود کسی بھی گھر کو حاصل نہیں۔ یہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے ——— بیت اللہ کے ارد گرد کئی کئی میل تک کے علاقہ کو حرم قرار دیا گیا ہے ——— ——— کتاب و سنت میں بیت اللہ کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے!

مسجدِ نبوی کو بھی کئی لحاظ سے تقدیس کا شرف حاصل ہے ——— مہبطِ وحی ہے، ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی اور "مسجدی ہٰذا" کہہ کر اس کی نسبت اپنی ذاتِ گرامی کی طرف فرمائی!

نیز فرمایا:

"مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ——— الحدیث"!

(صحیح بخاری)

"میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ، جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔"

قرآنِ مجید میں ہے:

"لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ـــــ الآية" (التوبۃ: ۱۰۸)

"وہ مسجد، کہ پہلے دن ہی سے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ آپؐ (نماز کے لیے) اس میں کھڑے ہوں۔"

ابنِ ماجہ کی حدیث کے مطابق مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں، جبکہ بخاری شریف کی روایت کے مطابق ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

مسلمانوں کے لیے بیت اللہ، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ کی طرف سفر کے ہر ہر قدم اور ہر ہر لمحہ کو باعثِ ثواب قرار دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہیں، جن کی طرف (کارِ ثواب سمجھ کر) سفر کرنا جائز ہو۔ فلہٰذا مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ بھی یہی ہیں!

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں عرصۂ دراز سے مقاماتِ مقدسہ بیت اللہ اور مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت کا شرف حاصل ہے ـــــ قرآنِ مجید میں ہے:

"وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ـ الآية" (الحج: ۳۲)

"اور جو کوئی شعائر اللہ کی تعظیم کرے، تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔"

چنانچہ موجودہ سعودی حکومت کے سربراہ کو جب "خادم الحرمین الشریفین" کہا گیا تو انھوں نے یہ لقب بطیبِ خاطر قبول ہی نہیں کیا، بلکہ آئندہ کے لیے ہر موقع پر اپنے آپ کو "خادمِ حرمین شریفین" کہلانا پسند کیا ـــــ اور یہ حقیقت بھی ہے، بیت اللہ اور مسجدِ نبوی کی عظیم خدمات سرانجام دے کر وہ واقعی اپنے آپ کو حرمین شریفین کا خادم ثابت کر چکے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرنے والوں کی روزافزوں کثرتِ تعداد کے ساتھ ہی ساتھ بیت اللہ اور مسجدِ نبوی کو ان کے شایانِ شان وسیع کرنے کا کام مسلسل جاری ہے، تاکہ حجاجِ کرام یا عمرہ کرنے والے جب آئیں تو انہیں جگہ کی تنگی محسوس نہ ہو۔ مزید یہ کہ پانچ لاکھ نمازیوں کے لیے مسجدِ نبوی کو ایئر کنڈیشنڈ بنایا جا رہا ہے، جب کہ

بیت اللہ کو ایئرکنڈیشنڈ بنانے کا منصوبہ زیرِ غور ہے۔ بیت اللہ شریف حج وعمرہ کا مرکز ہے۔ حج کے ایام تو مخصوص ہیں، لیکن عمرہ کرنے والے پورا سال ہی ہزاروں کی تعداد میں وہاں موجود رہتے ہیں۔ جبکہ حج کے دنوں میں یہ تعداد لاکھوں سے متجاوز ہوتی ہے ـــــ پھر بیت اللہ کے علاوہ منیٰ، مزدلفہ، عرفات بھی مراکزِ حج ہیں اور حجاج کرام ان تمام مقامات کے علاوہ مسجدِ نبوی کی زیارت بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ ان تمام مقامات پر بے شمار زائرین اور حجاجِ کرام کے لیے رہائش، خوراک، پانی کی فراہمی، غسل وطہارت، علاج معالجہ اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کرنے کے لیے ٹرانسپورٹ کا اہتمام، نیز دیگر تمام لوازم و ضروریاتِ سفر و حج وعمرہ کا انتظام ـــــ اور وہ بھی اس خوش اسلوبی سے کہ کہیں کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو، کہیں کوئی دقت پیش نہ آئے اور کہیں کوئی پریشانی لاحق نہ ہو ـــــ یقیناً سعودی حکومت کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ جس پر ہم سعودی حکمرانوں کو خراجِ تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتے ـــــ بدخواہ و معاندین خواہ کچھ بھی کہیں، لیکن حرمین شریفین کی یہ قابلِ قدر خدمات، خدامِ حرمین کے ایمان کی گواہی دے رہی ہیں ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ـــــ الاٰیۃ"

(التوبۃ: ۱۸)

"اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ رب العزت اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوں!" ـــــ

ـــــ جزاھم اللہ عنا وعن سائر المسلمین، آمین!

(محمد مدنی)